بادل سراب کے
از نمرہ مہران
www.novelsclubb.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

بادل سراب کے

از

نمرہ مہران

www.novelsclubb.com

Episode 2

وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جہاں صرف دو کمرے تھے اور چھوٹا سا لاؤنج اور ایک کچن تھا جس سے بھینی سی آملیٹ کی خوشبو آرہی تھی۔

وہ وہاں کھڑا آملیٹ کو پلٹا رہا تھا اس نے بلیک سوٹ پہنا ہوا تھا جس کی آستینوں کو اوپر فولڈ کیا گیا تھا۔ سوٹ کے اوپر اس نے ایپران پہن رکھا تھا۔ وہ اب آملیٹ کو پلیٹ میں نکال رہا تھا۔ بلکل سلیقے سے۔ اطمینان کے ساتھ۔

"ابراہیم" لاؤنج سے آتی آواز سن کر وہ آملیٹ ہاتھ میں اٹھا کر باہر کو چلا گیا۔۔

لاؤنج میں تین کرسیوں والی ڈائننگ ٹیبل پر آملیٹ رکھ کر وہ ایک بوڑھی عورت کی طرف متوجہ ہوا جو ویل چیئر پر بیٹھی تھی۔وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور نرمی سے اس عورت کا ہاتھ اٹھا کر چومنے لگا۔

"جی امی جان, آپ نے بلایا تھا"

"ہاں۔میرا بیٹا صبح صبح کچن میں کیا کر رہا ہے؟"

"امی جان۔آج میرا انٹرویو ہے آپ دعا کریں کہ جاب لگ جائے۔اللہ تعالیٰ ماؤں کی دعا رد نہیں کرتے"

"اللہ میاں میرے بیٹے کو کامیاب کرے۔اسے دنیا کی ڈھیروں خوشیاں دے۔ اسے اپنی محبت عطا کرے اور پیارے سے بچوں کی پیاری سی ماں بھی دے"

"امی۔پہلے میری جاب لگ جائے پھر آپ کے لیے بہو بھی لے آؤں گا۔اور ہاں میں نے دانش کو بتا دیا ہے اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اسے کال کر لیجیے گا۔

مجھے واپس آنے میں تھوڑا وقت لگ جائے گا اس لیے پریشان نہیں ہونا آپ نے۔ چلیں اب ناشتہ کرتے ہیں"

ابراہیم اب چائے لینے کچن میں جا چکا تھا۔اور جلد ہی چائے کے دو کپ لے کر واپس آگیا۔پھر اس نے اپنی امی کی ویل چیئر کو ٹیبل کے قریب کیا اور وہ دونوں ناشتہ کرنے لگے۔۔ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے ٹی وی ان کر دیا تھا اور ریموٹ اپنی ماں کی گود میں رکھ دیا پھر وہ خالی برتن اٹھا کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔کچن میں جا کر اس نے برتن رکھے پھر ایپران اتار کر سائیڈ ڈور پر لٹکا دیا۔اب وہ فرج کی طرف بڑھ گیا وہاں سے اس نے اپنا والٹ، موبائل اور گھر کی چابیاں اٹھا کر جیب میں ڈال دیں پھر وہ کچن سے باہر نکل کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف آیا اور اپنا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ اپنی ماں کو "اللہ حافظ" کہتا ہوا گھر سے نکل گیا

اس کے پاس ایک موٹر سائیکل تھی جس پر سوار ہو کر وہ اپنے انٹرویو کے لیے جا چکا تھا۔۔آفس اس کے گھر سے ایک گھنٹے کی ڈرائیو پر تھا۔

7 بج کہ پینتالیس منٹ پر وہ آفس پہنچ چکا تھا۔انٹرویو 15 منٹ بعد شروع تھا۔اس کے علاوہ انٹرویو کے لیے صرف دو ہی لوگ آئے تھے جنہیں دیکھ کر وہ یہ جان چکا تھا کہ وہ بھی اسی کے جیسے تھے۔

غربت سے بے حال۔کامیابی کے طلبگار۔

---

www.novelsclubb.com

کالج سے باہر آتے ہی زمل کی نظر اذان پر پڑی وہ اسی کے پاس آ رہا تھا۔۔

"ہائے"

"ہیلو"

"کافی تھکی لگ رہی ہو"

"آف کورس تھک گئی ہوں"

"جوس پیو گی"

"نہیں"

"میں لے کر آتا ہوں، خیال رکھو اپنا" وہ وہاں سے چلا گیا اور سامنے ہی ایک شاپ سے جوس لے کر آیا۔

"یہ لو" اس نے زمل کو جوس دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تھینکس" زمل نے تھکا تھکا سا جواب دیتے کہا

"تمہاری طبیعت مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی. بخار ہے؟"

"ہاں شاید"

"ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں "اذان نے جھٹ سے بولا

"نہیں میں میڈیسن لے لوں گی "وہ بھی اسی طرح جلدی سے بولی۔

"میں تمہیں گھر تک چھوڑ آتا ہوں "اس نے پھر اپنی بات کہی

"نہیں میں خود چلی جاؤں گی "اس نے بھی ضد دکھائی

"ناراض ہو؟"

"نہیں "وہ تھوڑی دیر رکی "تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟"

"کیا سب؟"وہ حیران تھا

"یہی سب جو تم کر رہے ہو"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ ہم دوست ہیں نا"

زمل اس کے آگے کچھ بول نا سکی۔وہ بھی اذان کو اپنا دوست سمجھتی تھی اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اس کا خیال کیوں رکھ رہا تھا۔

"اچھا میں چلتی ہوں" وہ جانے کو پلٹی

"اپنا خیال رکھنا" اذان نے اسے کہا تھا۔ زمل نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک دم سے دونوں کی نظریں ملیں پھر زمل نے نظریں چرا لیں۔

"ہمم" "وہ" تم بھی" کہنا چاہتی تھی مگر نہیں کہہ سکی۔

کچھ دیر چلتے رہنے کے بعد اس نے پلٹ کر دیکھا اذان وہاں سے جا چکا تھا۔ اس نے گہرا سانس لیا اور آگے چلنے لگی۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ پریشان ہے اور کیوں پریشان ہے مگر وہ نہیں بتا سکی۔ وہ آج اذان سے ٹھیک سے بات ہی نہیں کر سکی تھی حالانکہ اسے دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی مگر نہ جانے کیوں۔ سوچوں میں گم سم چلتے ہوئے اس نے سامیہ کو کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو سامیہ "

"ہاں بولو"

"یار وہ۔۔" وہ خاموش ہو گئی اور وقت اپنی رفتار سے گزرتا رہا۔ کچھ دیر بعد سامیہ نے اس خاموشی کو توڑا۔

"وہی خواب دیکھا ہے پھر سے؟"

"ہاں"

"اچھا پریشان نا ہو میں آ رہی ہوں تمہارے گھر"

"میں گھر پر نہیں ہوں" وہ کچھ دیر رکی "مال کے باہر ہوں یہاں آ جاؤ"

"اچھا تم پریشان نا ہو میں آ رہی ہوں"

سامیہ نے کال بند کر دی اور زمل مال کے باہر ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

یہ خواب اتنا ڈراؤنا نہیں تھا مگر وہ ڈر جاتی تھی۔ وہ بارش سے ڈرتی تھی اور گاڑی سے بھی۔ وہ یہ خواب بچپن سے دیکھتی آئی تھی مگر اب وہ ہر دوسرے دن خود کو اسی طرح خواب میں دیکھ رہی تھی۔۔

وہ بینچ پر بیٹھی اب بھی اسی خواب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

ابراہیم آفس بیٹھا اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا

تقریباً 20 منٹ کے بعد اس کی باری آئی تھی اور وہ انٹرویو روم میں چلا گیا۔

کمرے میں سامنے اس کمپنی کے باس بیٹھے تھے جو 45 سال کے معلوم ہوتے تھے

"اسلام علیکم" رسمی سلام جواب کے بعد انہوں نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

www.novelsclubb.com

وہ اب کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا۔

باس نے اس سے اپنے اور اپنی کوالیفکیشن کے بارے میں سوالات کیے۔

ابراہیم کراچی کی ایک بہترین یونیورسٹی میں مینجمنٹ سائنس کا گریجویٹ تھا ایک اچھی ڈگری ہونے کے باوجود بھی وہ کہیں جاب کرنے کے اہل نہیں تھا کیونکہ یہ دنیا حق اور حلال کمانے والوں کو کہاں راس آتی ہے۔ وہ اس انٹرویو سے پہلے دو دفعہ جاب چھوڑ چکا تھا اور ایک جاب سے نکالا جا چکا تھا۔

"آپ نے جاب چھوٹنے پر کیا کیا تھا؟"

باس کے اس سوال پر وہ خاموش رہا بس چہرے پر ایک مسکراہٹ لے آیا۔

"کیا آپ یہ جاب پیسے کمانے کے لیے کرنا چاہتے ہیں" باس نے اگلا سوال کیا

"آج کل کے دور میں پیسے کے سوا کہاں کوئی جی سکتا ہے سر۔ ہمارے خواب تک پیسے کے محتاج ہیں۔ کبھی کبھی یوں لگتا ہے جیسے خوابوں میں کسی نے پیسے کی بیڑیاں ڈال رکھی ہوں اور ان کا تالا صرف پیسے سے کھلتا ہو۔ پئسا سب کچھ نہیں ہوتا مگر پیسا آج کل کے لوگوں کی ضرورت بنتا جا رہا ہے اگر ہمارا ملک ترقی نہیں کر رہا تو اس

لیے ہی نہیں کر رہا ہے کہ پیسا انسان کی کمزوری بن رہا ہے غربت اور بھوک سے لوگ مر رہے ہیں تو کہیں لوگ اسی پیسے پر عیش کر رہے ہیں"

"تو آپ اپنے ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں"

"جی بلکل"

خاصے سوال جواب کے بعد انٹرویو ختم ہوا اور وہ جانے کے لیے اٹھا تبھی اسے کچھ یاد آیا۔

"آپ نے پوچھا تھا کہ پچھلی جاب چھوٹنے پر میں نے کیا کیا تھا؟

تب میں نے اللہ سے مانگا تھا۔ کامیابی بھی اور پیسے بھی۔ کیونکہ اللہ معتاج نہیں ہے وہ 'غنی' اور 'سخی' ہے. پھر آپ کی جاب کا اشتہار پڑھا اور آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔۔"

باس نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا مگر وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

کیا پیسے کمانے والے، غریب لوگوں سے زیادہ عزت کے حقدار ہوتے ہیں؟ عزت تو ہر انسان کا حق ہونا چاہیے نا۔انسان کی قدر و قیمت ہونی چاہیے دنیا میں، مگر انسان چاہے جو بھی کر لیں ان کی قدر کرنے والے لوگ کم ہی ہوتے ہیں جو ہوتے ہیں وہ اللہ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔۔

وہ آفس سے باہر آگیا۔آتے وقت ایک مال کے باہر اسے پھول نظر آئے تھے تب اس نے سوچا تھا وہ واپسی پر اپنی ماں کے لیے لے کر جائے گا۔وہ اپنی موٹر سائیکل کے ساتھ اس مال کے باہر آگیا وہاں ایک شاپ پر اس نے پھول دیکھے اور وہ اس کے پاس جا کر رک گیا۔وہ ابھی اپنی ماں کے لیے پھول پسند کرنے لگا تھا تبھی اس کے ہاتھ سے ایک پھول نیچے گر گیا وہ پھول ہاتھ میں لے کر اوپر کو اٹھا تو اس نے اپنی موٹر سائیکل کے شیشے میں بینچ پر بیٹھی ایک لڑکی کو دیکھا۔وہ سفید شلوار قمیض

کے ساتھ نیلا دوپٹا لیے ہوئے تھی اور وہ رو رہی تھی تبھی شاپ والے کی آواز پر وہ ذرا ٹھٹکا۔اس نے پھول اٹھا کر اسے دے دیے اور پیک کرنے کا بولا پھر وہ پھول ہاتھ میں اٹھا کر بینچ کی طرف بڑھ گیا۔وہ وہاں نہیں تھی اس نے ساتھ بیٹھی لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کیا

"ایکسکیوز می"

"جی؟"سامیہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"وہ لڑکی جو یہاں بیٹھی تھی اور رو رہی تھی آپ اسے جانتی ہیں؟"

"وہ میری سہیلی ہے زِمل"

"کوئی پریشانی ہے؟"

"زِمل کی چپل ٹوٹ گئی ہے"سامیہ نے کچھ سوچنے کے بعد جھوٹ بولا۔

ابراہیم کو یقین نہیں آیا مگر پھر بھی اس نے سامیہ کی بات مان لی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سامنے ہی ایک موچی کی دکان دیکھی ہے آپ اپنی دوست کو اس کے پاس لے جائیں اور جوتے ٹھیک کروالیں۔" اس نے ناچاہتے ہوئے بھی حل پیش کر دیا۔

"جی شکریہ"

سامیہ زمل کے پیچھے جاچکی تھی۔ابراہیم وہاں کھڑا تجسس کا شکار ہو رہا تھا۔

اس نے زمل کو صرف شیشے میں دیکھا تھا۔مگر اس کا چہرہ ابراہیم کی آنکھوں میں نقش ہو چکا تھا۔

وہ پہلے بھی یہ چہرہ دیکھ چکا تھا مگر سوال یہ تھا

www.novelsclubb.com

کب،کیسے اور کہاں؟

ابراہیم اپنی موٹر سائیکل کے پاس واپس آیا اور اسے سٹارٹ کرنے لگا اس نے ایک بار اپنی موٹر سائیکل کے شیشے میں دیکھا پھر اس خالی بینچ کو پھر وہاں سے چلا گیا۔

سامیہ زمل کے پیچھے گئی تھی۔زمل بہت رو رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ زمل کے گھر آ گئے۔سامیہ کچھ دیر وہاں رکی پھر اپنے گھر کے لیے نکلنے لگی۔زمل کی امی کو اس کے خواب کا پہلے سے پتا تھا

"سامیہ بیٹا آپ پریشان نا ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی"

"جی آنٹی"

پھر وہ گھر آ گئی۔زمل آتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

کچھ خواب ہمیں بہت پریشان کرتے ہیں چاہے وہ سوتے وقت دیکھے گئے ہوں یا کھلی آنکھوں سے ان خوابوں کی نا تو کوئی حقیقت ہوتی ہے نا وہ کبھی پورے ہوتے ہیں مگر پھر بھی کسی بیل کی طرح ہم سے چپکے رہتے ہیں چاہے ہم ان سے جتنا بھی خود کو چھڑانا چاہیں وہ نہیں چھوٹتے بلکہ ہمیں مزید اپنے اندر جکڑ لیتے ہیں۔۔

رات کو اس نے سب کے ساتھ کھانا کھایا اور امی نے بھی اسے سمجھایا۔ وہ سمجھ گئی تھی پھر اگلے چند دن اس کے پر سکون گزرے مگر صرف چند دن ہی پر سکون تھے

۔

زمل

میرا نام کس نے پکارا۔ رات کا وقت تھا۔

یہ ہر طرف اندھیرا کیوں ہے۔ راستہ سنسان تھا۔

www.novelsclubb.com

کون ہے وہاں؟ یہ راستہ اتنا خالی کیوں ہے؟

سنو کوئی مجھے یہاں سے لے جاؤ۔ خالی روڈ تھا۔

وہاں کوئی گاڑی نہیں تھی۔ بارش شروع ہو رہی تھی

یہ جگہ اتنی عجیب کیوں ہے۔ایک گاڑی تیزی سے اس کی طرف آرہی تھی۔

میری آنکھیں،یہ کیا روشنی ہے؟

نہیں۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

وہی خواب

اور وہی خوف

اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی پیا پھر سو گئی لیکن اب اسے نیند نہیں آرہی تھی۔وہ ساری رات جاگتی رہی اور فجر ہو گئی۔وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی

www.novelsclubb.com

اندھیرے کو روشنی میں تبدیل ہوتے ہوئے

چڑیا کو اس کی کھڑکی پر بیٹھتے ہوئے۔

وہ آج کالج جانا نہیں چاہتی تھی۔اپنے خیالوں میں بیٹھی تھی وہ تبھی اس کے فون کی آواز اس کے کان پر پڑی۔۔اس نے بنا دیکھے کال پک کرلی

"ہیلو کون ؟"

"اذان، اتنی جلدی بھول گئی"

اوہ سوری "وہ شرمندہ ہوئی

"کیا ہوا ہے ؟"

"کچھ نہیں "وہ اسے نہیں بتانا چاہتی تھی۔

"اچھا۔کیا ہم آج مل سکتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"میں کالج نہیں آ رہی"

"مجھسے ملنے تو آسکتی ہو نا"

"وہ منع نہیں کر سکی نا جانے کیوں۔ پھر تیار ہو کر کالج کے لیے نکل گئی۔ وہ کالج گیٹ پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ زمل نے اسے دیکھ کر نظریں چرا لیں اور اذان اسے دیکھتا رہ گیا۔

"طبیعت کیسی ہے" اذان نے پوچھا تھا

"ٹھیک"

"پریشان لگ رہی ہو"

"نہیں، ٹھیک ہوں"

"زمل" وہ تھوڑے وقت کے لیے رکا تھا" ہم دوست ہیں نا؟"

"ہاں" وہ تو اسے دوست سے بھی بڑھ کر سمجھتی تھی

"پھر اپنے دوست کو نہیں بتاؤ گی"

"خواب دیکھا تھا۔ اس لیے"

"خواب ہی تو تھا"

"میرے لیے صرف خواب نہیں تھا"اس نے صرف پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"خواب حقیقت نہیں ہوتا زمل"

"بعض اوقات حقیقت خواب کا روپ لے لیتی ہے اذان" وہ آج اسے دوٹوک جواب دینے کے موڈ میں تھی۔

"کیسی حقیقت؟"

"میری زندگی کی تلخ حقیقت" وہ اذان کو دیکھے جا رہی تھی اس کا چہرہ بے تاثر تھا مگر اذان نے زمل کی آنکھوں میں ابھرنے والی نمی ضرور دیکھی تھی۔اذان کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی وہ کالج چلی گئی۔

کالج جا کر وہ سارا دن اسی خواب اور خواب کے پیچھے چھپی حقیقت کا سوچتی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

زندگی کے کچھ واقعات ہمارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتے۔وہ کسی آسیب کی طرح ہمارے پیچھے پھرتے رہتے ہیں۔ہم انسان ان کو نا بھول سکتے ہیں نا اپنے ذہن سے جھٹک پاتے ہیں۔وہ واقعات حقیقت میں توڈراتے ہی ہیں مگر نیند میں بھی خواب بن کر پیچھے لگے رہتے ہیں۔سارے خواب حقیقت نہیں بنتے مگر حقیقت میں گزرے واقعات خوابوں میں آکر ہم سے چپک جاتے ہیں۔وہ ہماری دنیا میں بھی موجود ہوتے ہیں اور خوابوں کی دنیا میں بھی ان کی تپش ہوتی ہے۔

کالج ختم ہو چکا تھا زمل باہر آئی تو اس کی نظر اذان پر پڑی اسے ایک پل کو لگا وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ اس کے پاس جا کر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرا انتظار کر رہے تھے؟"

"ہاں" اس نے زمل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔

"کب سے؟"

"جب سے تم بات ادھوری چھوڑ کر گئی تھی تب سے" اس نے اتنے اطمینان سے یہ بات کہی۔

زمل حیران ہوئی۔

"صبح سے؟"

"جی میم" وہ مسکرایا تھا

"تم پاگل ہو؟"

"ہاں" وہ تھوڑا رکا پھر زمل کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے"

زمل نے نظریں چرا لیں۔

"آئی ایم سوری"

"کیوں؟"

"صبح میں کافی rude ہو گئی تھی"

"کوئی بات نہیں۔ویسے تمہیں کیا پریشانی ہے مجھے بتاؤ" اس نے بے حد محبت سے پوچھا تھا

"بتادوں گی مگر فی الحال نہیں" اسی محبت سے زمل نے جواب دیا۔

اذان مسکرایا اور ساتھ زمل بھی۔پھر وہ دونوں کافی دیر تک ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ ان کے درمیان خاموشی تھی اور بہت دیر تک تھی۔زمل کا گھر آگیا وہ گھر چلی گئی۔ اذان اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔زمل نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔وہ اس کا چہرہ دیکھ کر کہیں کھو جایا کرتی تھی۔فی الحال نہیں کھونا چاہتی تھی۔زمل گھر کے اندر گئی تو اذان بھی وہاں سے چلا گیا۔۔

ابراہیم باہر گیا ہوا تھا اور گھر آتے ہی سب سے پہلے امی کے پاس گیا۔ان کو سلام کیا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا پھر ان کے ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لے کر ایک ایک کر کہ چومتا گیا۔اور ان کی گود میں سر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تھک گئے ہو ابراہیم" یہ سوال نہیں تھا اطلاع تھی

"جی" ذہن میں الجھن تھی۔

"امی پیسے ہی سب کچھ کیوں ہوتے ہیں" اس نے سر اٹھا کر پوچھا

"پیسے سب کچھ نہیں ہوتے بیٹا، پیسوں سے بڑھ کر قیمتی شے ایمان ہے۔انسان کے پاس ایمان ہو تو وہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے اور بلند مان اور مرتبہ بھی حاصل کر لیتا ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"اپنے ایمان کی طاقت سے۔ایمان میں بہت طاقت ہوتی ہے اگر انسان کا ایمان مضبوط ہے اور وہ سچا ہے تو وہ ہر لڑائی لڑ سکتا ہے۔ایمان،انسان کو ہار قبول کرنا سکھاتا ہے اور دوبارہ لڑنے کے لیے تیار رکھتا ہے۔"

"مگر مجھ میں نا لڑنے کا حوصلا ہے نا ہارنے کے طاقت تو کیا میرا ایمان کمزور ہے؟"

"ایمان کمزور ہو یا مضبوط یہ بات اہم نہیں ہے۔ضروری،ایمان کا ہونا ہے۔"

ابراہیم نے دوبارہ امی کی گود میں سر رکھ دیا

"جاب کے لئے کال آئی؟"

"جی"

"کب سے جا رہے ہو"

"کل سے"

"خوش نہیں لگ رہے؟"

"خوش ہوں بس ڈر رہا ہوں"

"ڈرو مت۔اللہ بہتر کرے گا"

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اپنے روم میں چلا گیا۔جب وہ روم میں آیا تو اس کے فون پر کال آرہی تھی اس نے نام دیکھا اور فون واپس رکھ دیا۔کال دوبارہ آنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس بار اس نے کال پک کرلی۔۔

"کیوں کال کی ہے"

"میں نہیں ملنا چاہتا"

"میں نہیں آئوں گا"

"خدا حافظ"

اس نے جھٹ سے کال کاٹ دی اور موبائل بیڈ پر پھینکا پھر وہ شاور لینے چلا گیا۔

ابراہیم کے والد اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اور اس کی امی ویل چیئر پر شروع سے ہی نہیں تھیں۔ چند سال پہلے ان کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا جس وجہ سے ان کی ٹانگیں پیرالائیز ہو گئی تھیں۔ تب سے ابراہیم نے سب سنبھالا ہوا تھا وہ اپنی ماں کی واحد اولاد اور واحد سہارا تھا۔ ابراہیم نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لیے ایک چائے کے ڈھابے پر کام کر کہ پیسے کمائے۔ گریجویشن کے بعد اس نے جاب کی تلاش شروع کر دی۔ چند جگھوں پر کام صحیح سے نہ ہوا تو وہ جاب چھوڑ آیا۔ انٹرویو سے پہلے وہ ایک سکول میں ٹیچنگ کرتا تھا۔ وہ لوگ ایک مڈل کلاس فیملی سے تھے۔

ابراہیم کی سب سے بڑی خواہش دولت حاصل کرنا تھی۔وہ پیسے کما کر اپنی امی کا علاج کروانا چاہتا تھا۔اس کے لیے وہ دن رات محنت کرتا تھا۔

دولت آج کل انسان کی ضرورت بنتی جارہی ہے۔دولت نا ہو تو انسان کو مایوسی گھیر لیتی ہے۔دولت حد سے زیادہ مل جائے تو انسان غرور کرنے لگ جاتا ہے۔

"دولت کا نہ ہونا کانٹوں کا جنگل ہے تو اس کا ہونا آگ کا دریا"

وہ شاور لے کر واپس آیا تو عصر کی اذان ہو رہی تھی۔وہ سامنے والی مسجد نماز پڑھنے چلا گیا۔نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔دعا مانگتے وقت اس کی آنکھیں ایک پل کو نم ہوئی تھیں مگر وہ رویا نہیں۔پھر کافی دیر تک وہیں بیٹھا رہا۔ آتے جاتے لوگوں سے سلام دعا کرتا رہا۔پھر قرآن کی تلاوت کرنے کے بعد وہ گھر لوٹ آیا۔اس نے اور اس کی امی نے ڈنر کیا پھر وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے اس

کے بعد ابراہیم اپنے روم میں چلا گیا۔روم میں جاتے اس نے ایک کتاب اٹھالی اور وہ پڑھنے لگا۔

کتاب پڑھتے اس نے کسی خیال کے تحت کتاب بند کردی اسے سینے سے لگائے وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"وہ میری سہیلی ہے زِمل"

"زِمل"اس نے زیرلب دہرایا تھا پھر مسکرایا اور کتاب دوبارہ کھول کر پڑھنے لگ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے گھر کب آؤ گے؟"

وہ دونوں کالج کے باہر ساتھ بیٹھے تھے۔اذان سامنے والی شاپ پر سموسے اور پکوڑے دیکھ رہا تھا اور زمل سامنے سے گزرتے لوگوں کو آتا جاتا دیکھ رہی تھی۔

"آجاؤں گا"

"ہمیں ایک دوسرے سے ملے ایک سال ہونے والا ہے اذان۔تم کب میرے پیرنٹس سے بات کرو گے؟"

www.novelsclubb.com

"زمل دیکھو! تم بی ایس سی کر لو۔پھر میں آجاؤں گا"

"بی ایس سی کمپلیٹ ہونے میں ابھی ایک سال ہے اذان" وہ اب اذان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تو ایک سال کر لو نا انتظار" وہ بلکل دھیرے لہجے میں بول رہا تھا مگر زمل کو یہ باتیں چبھ رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے" وہ بس اتنا کہہ کر جانے کو پلٹی۔اذان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ بیٹھ گئی۔

"میری بات سمجھو، تم جانتی ہو میرے پیرنٹس نہیں ہیں۔مجھے اپنی فیملی میں سے کسی کو تمہارے گھر لانا ہو گا اس کے لیے مجھے ان سے بات کرنی ہو گی تو وقت لگے گا نا"

"میں یہ کب کہہ رہی ہوں کہ تم کل ہی میرے گھر آجاؤ رشتہ لے کر لیکن کم از کم تم۔۔۔خیر جانے دو تمہیں جیسے بہتر لگے۔" وہ مسکرائی اور وہاں سے اٹھ گئی۔

"میں تمہارا انتظار کروں گی" اس نے جاتے وقت پلٹ کر اذان سے کہا تھا۔اذان خاموش رہا۔۔

زمل گھر جاتے ہی اپنے بیڈروم میں چلی گئی۔بیگ کو ٹیبل پر رکھنے کے بعد بیڈ پر لیٹ گئی اور خیالوں میں ڈوبتی چلی گئی۔

وہ اذان کے بارے میں سوچ رہی تھی اور وہ جو اس سے محبت کرتی تھی کھلی آنکھوں سے اس کے خواب دیکھ رہی تھی اور مسکرا رہی تھی۔

"محبت، سراب ہوتی ہے شاید اسی لیے جو ایک بار محبت کر لے تو رہائی حاصل نہیں کر پاتا۔وہ جتنا محبت سے بھاگتا ہے اتنا محبت اس کے پیچھے چلی آتی ہے۔" وہ سوچ رہی تھی اور کب اس کی آنکھ لگ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

آج صبح پہلے کے مقابلے زیادہ خوشگوار تھی۔اتوار کا دن تھا۔ابراہیم کچن میں کھڑا چائے بنا رہا تھا۔اسے جاب کرتے ہوئے تین ماہ گزر چکے تھے اور اب وہ ماحول میں کافی سیٹ بھی ہو چکا تھا۔کچھ دیر بعد چائے کے دو کپ لے کر وہ لاؤنج میں آیا۔

"آج ہم باہر چلیں امی؟"

"کہاں بیٹے؟"

"مال چلیں گے شاپنگ کرنے پھر ڈنر کر کہ واپس آئیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"کیسے جائیں گے؟"

"میرا ایک کولیگ ہے میں اسے کار لے لوں گا"

"رہنے دو بیٹا میں کیا کروں گی باہر جا کر"

"امی جب مجھے پہلی سیلری ملی تھی آپ نے تب بھی یہی کہا تھا۔بس آج آپ چل رہی ہیں" وہ ضد پر اڑ گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے"

"ڈن، لنچ کے بعد چلیں گے۔ابھی میں باہر کام سے جا رہا ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا۔خدا حافظ"

"خدا حافظ"

ابراہیم گھر سے نکل کر ایک پارک میں گیا جہاں دانش پہلے سے اس کا ویٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسا ہے یار؟"

"ٹھیک، تو سنا"

"ٹھیک۔۔کال کر کے کیوں بلایا تھا مجھے؟پریشان لگ رہا تھا کافی"

"ایک لڑکی ہے"

"اوہ تو جناب لڑکی کا معاملا ہے" دانش ہسنے لگا

"پوری بات تو سن"

"سنا"

"کچھ مہینے پہلے دیکھا تھا میں نے اس کو۔ زمل نام ہے۔مال کے باہر دِکھی تھی۔ رو رہی تھی۔اس کے ساتھ اس کی کوئی دوست بھی تھی۔" وہ رکا

"آگے بول رک کیوں گیا"

"وہ لڑکی مجھے دیکھی سی لگ رہی ہے۔ مجھے نہیں یاد میں نے کہاں دیکھا ہے اس کو مگر دیکھا ہے"

"خوابوں میں دیکھا ہو گا" دانش نے ہسی کو کنڑول کرتے کہا تھا۔

"تھوڑا سیریس ہو جا" ابراہیم واقعے ہی سیریس تھا۔

"اچھا۔بات کی تونے اسے ؟"

"نہیں وہ میرے جانے سے پہلے ہی جاچکی تھی۔"

"کیا مطلب ؟"

"مطلب میں نے اس کو مرر میں دیکھا تھا جب تک پلٹ کر جاتا تب تک جاچکی تھی

۔"

"لڑکی کو مرر میں دیکھا اور دل آگیا اس پر۔واہ واہ"

ابراہیم غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگا

"ایک کام کر تو اپنے جوکس سناتارہ میں جارہا ہوں"

www.novelsclubb.com

"ارے ارے رک "دانش نے اس کو بازو سے پکڑ کر روکا تھا" چل آگے بتا"

"مجھے وہ لڑکی چاہیے"

دانش حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ابراہیم ہڑبڑایا

"میرا مطلب مجھے جاننا ہے کہ وہ کون تھی اور کیوں رو رہی تھی"

دانش ہاتھ باندھ کر ابراہیم کے چہرے کو گھورنے لگا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو"

"ایک اجنبی لڑکی۔ جسے تم نے ایک بار دیکھا ہے روتے ہوئے اور تجھے وہ چاہیے۔ تو اس سے ملنا چاہتا ہے۔ ماجرا کیا ہے جینٹل مین؟"

"تو نے ہیلپ نہیں کرنی، نا کر۔ میں جا رہا ہوں" وہ جا چکا تھا دانش پیچھے سے ہنسا۔

"تو جینٹل مین کو محبت ہو ہی گئی"

www.novelsclubb.com

شام کے وقت ابراہیم اپنی امی کے ساتھ مال آگیا۔ وہ ان کی ویل چیئر کو پکڑ تا احتیاط کے ساتھ ان سے باتیں کرتا چل رہا تھا۔ مال میں انہوں نے شاپنگ کی پھر کافی دیر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھومتے رہے۔وہ کپڑوں کی ایک شاپ پہ تھے تبھی ابراہیم کے فون پر کال آنے لگی وہ کال پک کرنے شاپ کے دور تک آگیا۔اس نے کال پک کی پر وہ بات کرتے رک گیا۔اس نے اپنے قریب سے گزرتی لڑکی کو دیکھا جو اسی شاپ کے اندر جارہی تھی۔اسکے اندر جانے کے بعد وہ کال پر بات کرنے لگ گیا۔کال ختم ہوتے ہی وہ اندر آگیا۔اس نے دوبارہ اسی لڑکی کو دیکھا۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ واقعے ہی وہی تھی ۔وہ زِمل ہی تھی۔اس کے بعد اس نے اسکی طرف نہیں دیکھا وہ صرف اس کی آواز سنتا رہا۔۔

"یہ ڈریس زیادہ اچھا ہے"

"نہیں یہ والا زیادہ اچھا ہے" سامیہ نے جواب دیا

"اس پر تمہاری شکل بنی ہوئی ہے۔سوٹ کرے گا تم پر"

"ہا تھی تم ہو زِمل، میں نہیں"

"نو۔میں تو شیر ہوں" وہ دونوں ہی اتنی زور سے ہنسی کے سب ان کی طرف دیکھنے لگ گئے۔ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آہستہ سے ہنس دی۔

ابراہیم بھی مسکرانے لگا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ دو ڈریس پیک کروا کر وہاں سے جا چکی تھیں۔

"سامیہ" وہ دونوں رک گئیں۔

"کیا ہوا"

"مممم میرا پرس" زمل نے کپکپاتی آواز میں کہا۔

"کککک کہاں بھول آئی ہو؟" سامیہ نے اس کی نقل اتارتے کہا

www.novelsclubb.com

"کپڑوں والی شاپ پر"

"چلو میرے ساتھ" اس نے زمل کا ہاتھ پکڑا اور شاپ کی طرف چلی گئیں۔

ابراہیم شاپ سے باہر نکل کر کچھ دوری پر کھڑا تھا۔ان کو آتا دیکھ وہ ان کے پاس گیا۔

"ایکس کیوز می"

"جی" سامیہ نے جواب دیا۔

"ابھی نہیں بعد میں پلیز" زمل نے اس کا بازو پکڑا اور کھینچ کر شاپ کے اندر لے گئی۔ابراہیم مسکرا رہا تھا۔

"یہیں رکھی تھی اب تو ہے ہی نہیں"

"کہیں اور بھول گئی ہو گی تم۔چلو پہلے والی شاپ میں دیکھتے ہیں"

وہ دونوں شاپ سے باہر نکلی۔ابراہیم اب بھی وہیں کھڑا مسکرا رہا تھا۔زمل کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا اور اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔وہ تیز قدم بڑھاتا اس کے پاس آگیا اور ہاتھ آگے بڑھا کر کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کا پرس"

زمل اس کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے ابھی کچا کھا جائے گی اور وہ سامنے والی شاپ کے اندر دیکھ رہا تھا۔زمل نے پرس کھینچ کر لے لیا۔ابراہیم نے ہاتھ اپنی جیب میں ڈال کر رومال باہر نکالا اور زمل کی طرف بڑھایا۔زمل نے پہلے اس کا چہرا دیکھا پھر رومال اور پھر سامیہ کی طرف دیکھا۔

"تھینکس"وہ جا چکی تھی اور ابراہیم اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے رومال واپس اپنی جیب میں رکھ دیا۔

"ابراہیم نے دوسری بار اسے روتے دیکھا تھا"

اس نے اور اس کی امی نے ڈنر کیا پھر وہ گھر واپس آ گئے۔امی کے ساتھ کچھ دیر بیٹھ کر ابراہیم اپنے روم میں چلا گیا اور فریش ہو کر سونے لگا۔

اسے روتا دیکھ کر وہ بے چین ہوا تھا۔وہ اس بی چینی کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیوں ہر بار وہ اسے روتا دیکھ اس کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔وہ اپنا اور اس کا تعلق جاننا چاہتا تھا۔وہ اس چہرے پر چھائی ہسی کے پیچھے کا درد جاننا چاہتا تھا۔

آج کی ساری رات اس نے بے چینی میں گزار دی۔

اگلے دن وہ تیار ہو کر آفس گیا۔آج ان کی میٹنگ تھی۔میٹنگ کے دوران اس کے فون پر بار بار کال آ رہی تھی۔اس نے فارغ ہو کر بھی کال بیک نہیں کی۔پھر دوبارہ اسی نمبر سے کال آئی۔نمبر سیو تھا۔ایس ایچ کے نام سے۔ساتھ ہی ولین بھی تھا۔

ایس ایچ ولین(S.H villain)

اس نے اس بار کال پک کر لی۔

"کیا مسئلا ہے؟"

"میں نہیں ملنا چاہتا تم سے" وہ کافی دیر اس سے بات کرتا رہا۔کافی دیر بعد بولا

"ٹھیک ہے۔میں کل آجاؤں گا"

_____جاری ہے_

www.novelsclubb.com